سب سے چھپ کر شرم سے کبریٰ اپنے بنے کو روتی ہے
شب بیداری کرتی ہے دلہن ساری دنیا سوتی ہے

درد و الم کے پھول سجا کر نذرِ عقیدت کرنے کو
اشکِ مسلسل کے قطروں سے سوکھی قبر بھگوتی ہے

ہاتھ میں مہندی ٹکڑے بدن اور خاک میں لڑیاں سہرے کی
خواب میں آجاتا ہے وہ منظر جب بھی دلہن سوتی ہے

شام غریباں کے منظر زینبؑ کی ہیں نظروں میں اب تک
یاد آجاتے ہیں اس دم دن ڈھلتا ہے شام ہوتی ہے

گریہ کناں تھے ظلم جفا مت مار طمانچے اس کو لعیں
چھین نہ اس بچی کے گوہر شیر خدا کی پوتی ہے

ایک بہن ننھی سی ہے مضطر باپ چچا کی فرقت ہے
ان کی طرح جو سوتی نہیں ہے رو رو کر جاں کھوتی ہے

صغریٰ کبریٰ اور سکینہ تینوں بہنیں ایک سا غم
فرقت ان کی قلب پہ ہر دم غم کے تیر چبھوتی ہے

کرب و بلا سے شام تلک راہوں میں انیس دیں زینب
صبر و صداقت کی مالا میں چونسٹھ پھول پروتی ہے